محمد عمر فاروق

غیرت نام تھا جس کا ------؟

یہ کیسی لہو رنگ تصویریں ہیں جو سینۂ عالم پر بکھری پڑی ہیں، کہیں عصمتیں لٹ رہی ہیں تو پاس ہی ان کے ناموس کے نگہبانوں کی سر کٹی نعشیں ہیں۔ کسی تصویر میں قاتلوں کو کوستی اور اپنے بے فکر بھائیوں کو دہائی دیتی معصوم بہنیں ہیں، کہیں اجڑی بستیوں اور راکھ بنے شہروں کے المناک و دلدوز منظر ہیں۔ اور کہیں ظلم و وحشت کے پیکر، ابلیس زادے اپنی سفاکیوں اور خونخواریوں پر شیطانی رقص کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ کسی ان دیکھی دنیاؤں اور نامعلوم خلائی مخلوق کی تصاویر اور مناظر نہیں بلکہ اسی زمین پر آباد وحدہ لاشریک کو ماننے والی بیکس اور بے بس مسلم قوم کی متحرک تصویریں اور کراہتے منظر ہیں۔ جن کے پس منظر میں چیچنیا، کشمیر، فلسطین، بوسنیا، الجزائر اور ترکی ہیں۔ پیش منظر میں قاتل اور ظالم بھی اسی دنیا کے ہیں، یعنی امریکہ، روس، اسرائیل، بھارت اور یورپ جیسے مہذب قزاق اور آدم خور درندے..... جنھوں نے ان انسانوں کے جسموں کو ہی بھنبھوڑنے پر بس نہیں کیا بلکہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بقول "ان کی روحیں بھی قتل کر ڈالی ہیں۔" ان انسان نما بھیڑیوں نے محض مسلمان ہونے کے جرم میں امت مسلمہ کے وجود کو لہولہان کر ڈالا ہے۔ اور آج مسلمان دنیا کے ہر گوشے میں زخم زخم وجود کے ساتھ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔

یہود و نصاریٰ اور قزاقانِ دجل والحاد کا یہ مسلم کش رویہ باعث حیرانی ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ سانپ کی فطرت ڈسنا اور بچھو کی عادت ڈنگ مارنا ہے۔ وہ اپنی فطرت خبیثہ کے تحت مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے کھرچنے کے لیے ہر لحظہ مصروف و مشغول ہیں۔ لیکن اسے کیا کہا جائے کہ ظالم و خون آشام سامراجیوں کی پیروی میں خود مسلمان ملکوں کے مسلم کش پالیسی کہیں زیادہ شدت سے جاری و ساری ہے۔ ماضی پر نگاہ دوڑائیے۔ مصر میں "الاخوان" کے ساتھ کیا کیا گیا۔ اور وہاں "انتہا پسندی" کے خاتمے کے لیے کتنے بے گناہ کلمہ گوؤں کو خاک و خون میں غلطاں کیا گیا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں تحفظ ختم نبوت کے نام لیوا دس ہزار مسلمانوں کو عشقِ رسالت کے جرم میں گولیوں سے بھون دیا گیا۔ پڑوسی ملک میں ایرانی انقلاب کتنی قیمتی جانوں کے ضیاع کا باعث بنا۔ عراقی قیادت کی ہوس اقتدار نے گیارہ برس کی جنگ میں بلامبالغہ ہزاروں افراد موت کی بھٹی میں جھونک ڈالے۔ شام و عراق میں "بعث پارٹی" کے تسلط و اقتدار کے دوران کتنے ہزار انسان موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ الجزائر میں اسلامک سالویشن فرنٹ نے بذریعہ انتخابات حکومت بنائی تو الجزائری فوج نے شب خون مار کر نہ صرف اسلامک فرنٹ کی حکومت کو اقتدار سے محروم کر کے جیل میں پہنچا دیا۔ بلکہ اب بھی ایک ایک راسخ العقیدہ مسلمان چُن چُن کر قتل کیا جا رہا ہے۔ ہمسایہ ملک افغانستان میں جب سے دینی مدارس کے خاک نشینوں نے امارت شرعیہ کا ڈول ڈالا ہے۔ شمالی اتحاد کے کمانڈروں نے غیر مسلموں کا حلیف بن کر اپنے ہی ان مسلمان بھائیوں کو مٹا دینے کا عزم کر رکھا ہے۔

ترکی جو کبھی خلافت اسلامیہ کا مرکز ہوا کرتا تھا۔ آج سیکولرازم کے خول میں مغرب کی دلداری کیلئے "اسلامی بنیاد پرستی" کے خاتمے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے۔ کبھی پردہ کرنے پر مسلمان خواتین ملکی بھڑاؤں کا ہدف بنتی ہیں تو کبھی اسلامی جماعتیں خلاف قانون قرار دی جاتی ہیں۔ ایک مسلمان ملک میں مسلمانوں کا جینا ہی دشوار ہو گیا ہے۔

تازہ خبر یہ آئی ہے کہ "ترکی کی اعلیٰ فوجی کونسل نے فوج کے ۳۴ افراد کو اسلامی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے جرم میں فوج سے نکال دیا ہے۔ ریڈیو تہران کے مطابق گزشتہ چار سال کے دوران اسلامی سرگرمیوں کی بناء پر نکالے جانے والے فوجیوں کی تعداد ۵۲۰ ہو گئی ہے۔"

چشم فلک خونبار ہے کہ ایک مسلمان وہ تھے، جنہوں نے اسلام کی حاکمیت و بالادستی اور اس کے تحفظ و فروغ کے لیے روم و فارس کی سلطنتوں کو قدموں تلے روند ڈالا تھا۔ اور ذاتی تشخص و اقتدار کی پاسبانی کی بجائے اسلام کی حکمرانی کا پھریرا افقِ عالم پر لہرا دیا تھا۔ وہ بھی مسلمان ہی تھے، جنہوں نے پانچ سو سال تک سپین پر حکومت کی اور یورپ کو بھی علم و تہذیب کی روشنی سے مالامال کر دیا۔ یہ بے غرض اور صلہ و ستائش کی تمنا سے بے پروا جری و بہادر اور درویش و بے نفسوں کا کارواں ہی تھا۔ جس نے جزیرۃ العرب سے لے کر پورے عالم تک اسلام کو غالب و حاکم کیا۔ انہوں نے ایک طویل دور تک ایک عالم کو اپنا مسحور و مرعوب کیے رکھا۔ لیکن خود کبھی کسی بڑی سے بڑی طاغوتی قوت و سلطنت کے رعب میں نہ آئے۔ بلکہ ان جی داروں کی ہیبت نے عالمی کفر کے اندام پر لرزہ طاری کر دیا۔ لیکن جب سے مسلمانوں میں اعتقادی وحدت اور فکری اکائی کمزور ہونا شروع ہوئی۔ ذاتی مفاد و جاہ پرستی نے ان میں ڈیرے ڈالے اور خود غرضی اور نفس پرستی عام ہوئی تو شخصی قوت و حاکمیت کی خواہش نے ان کی مرکزیت کو تہ و بالا کر دیا۔ جس نے کفریہ طاقتوں کو مہمیز دی اور رفتہ رفتہ مسلمانوں کا رعب و دبدبہ غیروں کے خوف اور مرعوبیت میں تبدیل ہو گیا۔ دراصل اختلال و انتشار ہی مرعوبیت کی بنیاد ہوا کرتا ہے۔ جو عزتِ نفس اور خودداری کی موت بن جاتا ہے۔

غیرت و حمیت مردِ مؤمن کا حقیقی ہتھیار ہے۔ جسے طاقِ نسیاں پر رکھ دیا جائے تو بے حمیتی، بزدلی اور غیر اللہ سے خوف جیسے ارذل جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور مرعوبیت کے منحوس سائے قلب و ذہن میں مقیم ہو جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ فکر و نظر کی شکست و ریخت اور سلطنت و اقتدار سے محرومی پر منتج ہوتا ہے۔ جب تک مسلم ممالک کی قیادتیں اپنے اقتدار کے تحفظ اور غیروں کی خوشنودی کی خاطر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے کشت و خون سے تائب ہو کر دین اسلام کے مضبوط مرکز کے گرد اکٹھی نہیں ہو جاتیں۔ ظلمتوں کے عمق سے سر کبھی نہیں ابھرے گی۔ اور عالم اسلام پر چھائے نکبت وادبار کے سیاہ بادل تاریک تر ہوتے جائیں گے۔

بقیہ از ص 7

اپنی غلطی کا اعتراف کر لینا عظمت کی دلیل ہوا کرتا ہے۔ لیکن یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ آیا غلطیوں کو تسلیم کر لینے کے بعد سیاستدانوں نے بقیہ زندگی میں ان سیاسی گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے بھی کوئی لائحہ عمل تیار کیا ہے۔ اس کا جواب ان کے بیانات میں دستیاب نہیں ہے۔ غلطیاں سیاستدانوں نے کیں اور خمیازہ وطن عزیز اور اس کے باشندوں کو بھگتنا پڑا۔ اور اس عظیم نقصان کی تلافی کرنے کی کوئی صورت تاحال کسی بھی سیاستدان کے عمل میں دکھائی نہیں دیتی۔ جب تک سیاسی راہنما اپنی کوتاہیوں اور دانستہ کردہ غلطیوں کے ازالہ کے لیے عملی قدم نہیں اٹھائیں گے ان کی ایسی تمام پشیمانیوں کو مگرمچھ کے آنسوؤں سے زیادہ اہمیت دینا کسی بھی باضمیر فرد کے لیے ممکن نہیں ہے۔